© rasailojaraid.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

- دارالعلوم دیوبند کا صد سالہ تعلیمی جشن
- یا بہ زنجیر ہٹو

دارالعلوم دیوبند سے شائع ہونے والے پندرہ روزہ عربی جریدہ "الداعی" کے تازہ شمارہ کے مطابق دارالعلوم کے مہتمم حکیم الاسلام مولانا قاری محمد طیب صاحب مدظلہٗ نے مجلس شوریٰ دارالعلوم دیوبند کے اجلاس جولائی کے اہم قرارداد کی روشنی میں اعلان فرمایا کہ دارالعلوم دیوبند کا صد سالہ تعلیمی جشن اگلے سال نومبر ۱۹۷۸ء میں منعقد ہوگا۔ انشاءاللہ تعالیٰ۔ دارالعلوم کے اس صد سالہ اجتماع اور عظیم الشان تعلیمی جشن کے انعقاد کا ایک عرصہ سے چرچا ہے۔ اکابر دارالعلوم چاہتے ہیں کہ جس طرح خداوند قدوس نے دارالعلوم کو پورے عالم اسلام میں ایک منفرد دینی اور تعلیمی مقام دیا ہے اور جس کے فیوضات و برکات سے پورا عالم فیضیاب ہو رہا ہے۔ اس کے سو سال پورے ہو جانے پر ایک ایسا تعلیمی اور دینی اجتماع منعقد کرایا جائے۔ جو اپنے دینی علمی اور اجتماعی فوائد کے لحاظ سے بھی اپنی مثال آپ ہو۔ اس اجتماع کے ذریعہ عالم اسلام اور دنیا کے کسی حصہ میں بھی اسلامی علوم و فنون سے تعلق رکھنے والے ممتاز سکالر، محققین اور دینی زعماء کو ایک جگہ مل بیٹھنے کا موقع مل جائے اور وہ عالم اسلام کو درپیش تہذیبی، معاشرتی، تعلیمی اور دینی مسائل پر غور و فکر کر سکیں خود دارالعلوم دیوبند ایک تاریخ ہے۔ اس سے وابستہ علماء و مشائخ اور زعماء ملک و ملت مصنفین و اہل قلم دنیا بھر بالخصوص پاکستان اور بھارت میں اسلامی حلقوں میں مرکزی اور قائدانہ مقام رکھتے ہیں۔ ان میں سے کئی ہزار تو وہ بلند پایہ فضلاء دارالعلوم ہیں۔ جن کے علم و فضل سے ایک دنیا سیراب ہو رہی ہے۔ اور اب دارالعلوم دیوبند اپنے ان قابلِ فخر سپوتوں کو دستارِ فضیلت عطا فرمانے کی شکل میں خراجِ تحسین پیش کرنا چاہتا ہے۔

ان چند در چند وجوہ کے لحاظ سے مستقبل میں منعقد ہونے والے اس تعلیمی جشن اور برصغیر میں پچھلے ایک سو سال سے اسلام کی فکری، علمی اور ثقافتی نمائش کے بہترین اثرات نہ صرف بھارت مسلم اقلیت اور پاکستان کے علمی و فکری حلقوں کیلئے نہایت دور رس ثابت ہوں گے۔ بلکہ پورے عالم اسلام کیلئے اس اجتماع کا وجود باعث خیر و برکت ہوگا۔ اس سلسلہ میں اجتماع کی انتظامیہ کے شایانِ شان انتظامات

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کیلئے بڑے وسیع پیمانہ پر منصوبے مرتب کئے ہیں۔ اور دارالعلوم کے رئیس مولانا قاری محمد طیب صاحب نے پورے عالم اسلام کے سفراء سے بھی مراسلت شروع فرمائی ہے۔ پاکستان کے علمی اور فکری حلقوں اور دیوبند سے وابستہ مدارس عربیہ اور علماء و مشائخ کا ذہنی روحانی اور تعلیمی لحاظ سے اس اجتماع سے دلچسپی کسی طرح بھی بھارتی مسلمانوں سے کم نہیں۔ کیونکہ دیوبند ایک تحریک اور ایک مکتب فکر ہے اور پاکستان کے ہزاروں علماء و مشائخ اس مکتب فکر سے وابستہ ہیں وہ اپنے مادر علمی کی اس اہم ترین صد سالہ علمی تقریبات میں شمولیت کے لئے بے تاب ہیں۔ اس لئے قدرتی طور پر ہزاروں کی تعداد میں لوگ اس تقریب میں شرکت کیلئے دیوبند جانا چاہیں گے۔ جہاں وہ برصغیر کی سو سالہ تعلیمی جدوجہد اور اس کی برکات کی تاریخ ایک کھلی اور زندہ کتاب کی شکل میں دیکھ سکیں۔ اس میں ایک سال سے بھی کم عرصہ ہے ضروری ہے کہ ابھی سے مناسب اور ضروری انتظامات کر لئے جائیں۔

پاکستان میں پچھلے سال قاری محمد طیب صاحب کی صدارت میں کراچی میں چیدہ ترین علماء و فضلاء دیوبند کا اس سلسلہ میں ایک اجتماع ہوا تھا۔ اور مرحوم مفتی اعظم مولانا محمد شفیع صاحب کے مکان پر ایک کمیٹی تشکیل دی گئی تھی جو صد سالہ اجتماع کے سلسلہ میں مناسب امور پر بروقت کاروائی کرے۔ حضرت مفتی صاحب کے وصال کے بعد معلوم نہیں کہ کمیٹی کی کیا حیثیت ترتیبی ہے۔ اور وہ اس سلسلہ میں کیا کچھ کاروائی کر رہی ہے۔ بہرحال اب بھی وقت ہے۔ کہ مناسب انتظامات کیلئے علماء دیوبند احباب اور ابناء دارالعلوم اور وابستگان دیوبند کو اس میں شمولیت کے مواقع فراہم ہونے کیلئے اجتماعی سطح پر کاروائی کریں۔ اور دونوں حکومتوں سے اس سلسلہ میں روابط قائم کئے جائیں۔ تاکہ عین موقع پر بین الممالک رکاوٹوں کی وجہ سے محروم نہ ہونا پڑے۔ جیسا کہ دو سال قبل برصغیر کے دوسرے ممتاز علمی مرکز ندوۃ العلماء کے تعلیمی جشن کے موقع پر ہوا۔ اور پاکستان میں موجود ہزاروں ندوی علماء اور ارباب فکر و قلم میں سے کوئی اس میں شریک نہ ہو سکا۔

ہمیں امید ہے۔ کہ بھارت کی نئی حکومت بھی اس اجتماع کو اپنے لئے کوئی خطرہ نہیں بلکہ اپنی ساکھ اور شہرت کیلئے مفید سمجھے گی۔ اس لئے کہ اس تعلیمی اجتماع کا ملکی سیاست سے کوئی تعلق نہیں۔ بلکہ اس کا انعقاد خالص علمی اور فکری بنیادوں پر ہو رہا ہے۔

ہماری دعا ہے۔ کہ حق تعالیٰ اس اجتماع کے انعقاد کیلئے بہتر سے بہتر اسباب مہیا فرمادے۔ اور نہ صرف عالم اسلام بلکہ پوری انسانیت کیلئے یہ اجتماع روحانی، علمی اور معاشرتی برکات کا باعث ہو۔ اور اسلام کی نشاۃ ثانیہ میں یہ تعلیمی جشن نمایاں کردار ادا کر سکے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

پابہ زنجیر بھٹو

مسٹر ذوالفقار علی بھٹو قتل کے ایک کیس میں اس وقت پابجولاں ہیں۔ اور دیگر کئی مقدمات میں بھی عدالتیں انہیں بلا رہی ہیں۔ ایک عبرتِ عام کی کیفیت ہے۔ وہ شخص جو اپنی رعونت، تمطرق اور آمریت کے گھمنڈ میں کوس لمن الملک بجا رہا تھا۔ آج اس کا وجود تماشائے عالم بن کر درسِ عبرت دے رہا ہے۔ قدرت کے قوانین احتساب کتنے اٹل ہوتے ہیں۔ دیر بھی ہوتی ہے۔ تو مکافات کی بنا پر اور استدراج کی تکمیل کے بعد مکافات کا دور شروع ہو جاتا ہے۔ ان بطش ربک لشدید۔ آج وہی بھٹو ہیں اور اس کے انصار و اعوان مگر تاریخ کا بے درد ردِ عمل شروع ہو چکا ہے۔ اخبارات و جرائد کا ہر صفحہ ان کے شرمناک ظالمانہ اور حیا سوز کردار کے وہ مناظر دنیا کے سامنے لا رہا ہے۔ کہ شرافت سر پیٹ کر رہ گئی ہے۔ عدالتیں سامنے ہیں۔ اور اسرار ظاہر ہو گئے ہیں۔ قیامت سے پہلے بھی اس عالم میں ایک قیامت کا انکار کیونکر کیا جا سکتا ہے۔ یوم تبلی السرائر فما لہ من قوۃ ولا ناصر۔ جس روز سارے بھید اور خفیہ اعمال کھل کھل کر سامنے آئیں گے۔ پھر نہ تو ان کے پاس اپنا کوئی قوت ہوگی۔ اور نہ کوئی مددگار ہوگا۔

اعمال و کردار کے ان سیاہ اعمالناموں کو دیکھ دیکھ کر مسٹر بھٹو اور ان کے وزراء و اعیان قیامت سے پہلے آج چیخ رہے ہیں کہ۔ مالھذا الکتاب لا یغادر صغیرۃ ولا کبیرۃ الا احصاھا۔ ارے ان فائلوں میں تو ہمارا ہر چھوٹا بڑا گناہ موجود ہے۔ گواہ سب کے سب گواہ بن گئے ہیں۔ اور جرائم کے جزو بجز فرد عائد ہوتے جا رہے ہیں۔ ابھی چند ماہ قبل کیا ظلم و فساد تھا، کیا رعونت تھی۔ کیا طنطنہ اور فرعونیت تھی وہ سب کچھ کہاں گیا۔ آئیے۔ قوانین عروج و زوال کی ابدی صداقتوں کی امین۔ الکتاب الکریم سے اس کا جواب سن لیں۔ کم ترکوا من جنٰت و عیون ○ وزروع و مقام کریم ○ ونعمۃ کانوا فیھا فٰکھین ○ کذٰلک واورثنٰھا قوماً آخرین، فما بکت علیھم السماء والارض وما کانوا منظرین ○ ولقد نجینا بنی اسرائیل من العذاب المھین ○ من فرعون انہ کان عالیاً من المسرفین۔ (الدخان) ”یہ لوگ کتنے ہی باغات، نہریں، کھیتیاں اور عمدہ عمدہ مکانات، عزت و وجاہت کے مناصب اور محافل اور آسائش و عشرت کے سامان چھوڑ بیٹھے جن میں مزے اڑایا کرتے تھے اور جب ہم نے ان کا زوال کر دیا اور ان کا وارث بنا دیا تو نہ تو ان پر آسمان رویا نہ زمین (یہ محاورہ ہے کہ کسی کے مرنے پر آسمان و زمین نے خون کے آنسو بہائے یعنی ان کے مرنے پر کسی نے آنسو بہایا) اور نہ انہیں مہلت ملی۔ اور ہم نے بنی اسرائیل کو فرعون کے ذلت ناک عذاب سے نجات دی۔ واقعی وہ بڑا سرکش اور حد سے باہر نکل گیا تھا۔“

ـــــ ان فی ذٰلک لعبرۃ لمن یخشیٰ۔

واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل۔

سمیع الحق

© rasailojaraid.com